رجسٹرڈ آصفیہ نمبر (۱۸۰)

شرح چندہ
سالانہ ۵ے
ششماہی ۳ے
سہ ماہی .... [illegible]

قیمت فی پرچہ (۲ر)

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے ال ال بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ انگلشیہ نمبر

شرح چندہ
سالانہ ۵ے
ششماہی ۳ے
سہ ماہی .... [illegible]

قیمت پرانا پرچہ (۴ر)

جلد ۳ | ۱۵ر تیر ۱۳۵۳ ف | ۲۶ر جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۲۰ر مئی ۱۹۴۴ء شنبہ | نمبر (۶)

ترکی کی تاریخ کا ایک سبق آموز باب

قیادت عامہ سے متعلق مصطفے کمال کے تصورات

از
جناب حامد علی صاحب بی اے

انور کو راستے سے ہٹ جانا مصطفی کمال کے لیے ایک خوش علامت ضرور تھا لیکن انور کو واقعات کی رفتار نے بہت پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ سنہ ۱۷۷۴ء میں سلطنت کو چک تنارچہ کے تحت روس کو دیگر مراعات کے علاوہ کریمیا اور بحر اسود پر اقتدار حاصل ہو گیا۔ ترکوں نے شدت سے اس چیز کو محسوس کیا کہ یورپ کے مقابلہ میں ان کی عسکری برتری ختم ہو چکی۔ آئندہ مغربی طاقتوں کے خلاف اسی وقت جنگ جیتی جا سکتی ہے جب کہ فوجی ترتیب میں یورپین طریقے اور قواعد حربیہ کو اختیار کیا جائے۔

گرچہ یورپ کے مقابلہ میں ترکوں کی یہ پسپائی عارضی تھی لیکن اس شکست کے بعد تمام ملک میں مایوسی چھا گئی مستقبل میں ہر شخص یہ سمجھنے لگا کہ عیسائیوں کی پیشین گوئی ممکن ہے کہ صحیح ثابت ہو اور پایہ تخت اسلام نصاریٰ کے تصرف میں چلا جائے۔ یورپ کے [illegible] سلطنت کو چک تنارچہ کو عام طور پر سلطنت عثمانی کی [illegible] خاتمہ کیا جا رہا تھا۔ کیونکہ اب ترکی کی زندگی کا انحصار روس کے رحم و کرم پر تھا [illegible] پاشا [illegible] سلطان عبد الحمید خان [illegible] حاصل تھا اس فوجی [illegible] کے وقت کو [illegible] سلطنت کی آئندہ بقا کے

لئے بہت مضر تھے بری اور بحری فوجوں کی جدید طریقوں پر تنظیم شروع کر دی۔ حکومت کے اس اقدام کے ساتھ خود ترکوں میں ایک ایسی بیداری پیدا ہو گئی کہ تمام ملک دفعتاً ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ ہو گیا مگر پرانے روایات اور نظام سلطنت کو برقرار رکھتے ہوئے یہ ممکن نہ تھا کہ فوراً اس بیداری کا اثر مرتب ہوتا اور دولت عثمانی ترقی کی راہوں کو اختیار کر لیتی۔

روس اور آسٹریا کی مسلسل دست درازیوں نے بھی ترکوں کی ترقی میں غیر معمولی رکاوٹیں پیدا کر دیں۔ صلح کو چک تنارچہ کے بعد ترکی کی تاریخ میں ایک ایسا تاریک دور شروع ہوا کہ کسی وقت ترکوں کو چین نصیب نہ ہو سکا تقریباً پورا یورپ ان کے خلاف صلیبی جہاد کے لئے تیار تھا۔ انگلستان اور فرانس کی غیر معین حکمت عملی ہر وقت خطرہ کی صورت اختیار کر رہی تھی۔ بیرونی مصائب کے علاوہ اندرونی بغاوتیں بھی وبال جان ہو رہی تھیں لیکن مصیبتوں اور مایوسیوں کے زمانہ میں تخت عثمانی پر یکے بعد دیگرے ایسے تاجدار متمکن ہوتے رہے جنہوں نے اپنی سلطنت کی بقا کے لئے جو کسی زمانہ میں نہایت شاندار رہ چکی تھی انتھک

کوشش کی۔ انہیں بیدار مغز سلاطین کی ذاتی دلچسپی کا یہ نتیجہ ہوا کہ ترک جو مغربی خیالات سے بالکل بیگانہ تھے بتدریج یورپ کے سیاسی رجحانات سے آشنا ہو گئے اور ملک کی اصلاح اور ترقی کے جذبات نے بالآخر ۲۰ جولائی ۱۹۰۸ء میں انور پاشا اور نیازی بے کی سرکردگی میں سلطان عبد الحمید خان ثانی کے دور حکومت کے خلاف انقلاب کی صورت اختیار کر لی۔

انور ملک کے انہی عام رجحانات کا ایک نمائندہ تھا۔ سالہا سال کے تدریجی ارتقا نے اس کے لئے راستے ہموار کر دئے تھے وہ بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ گیا لیکن مصطفے کمال کچھ بکھرے ہوئے اجزا کو ایک مرکز پر لانا چاہتا تھا۔ ملک کے منتشر حالات کے مد نظر یہ کام آسان نہ تھا۔ اس کے لئے انتہائی صبر آزما مراحل سے گزرنے کی ضرورت تھی سلطنت کے ہر گوشے میں مختلف قومیں اور مکاتب خیال کار فرما تھے۔ ملک کے تمام حصوں میں خود غرضیاں عام ہو رہی تھیں ہر شخص واقعات کی مساعدت سے اقتدار حاصل کرنے کا خواہاں تھا۔ قوت انسانی کی اس باہمی کشمکش نے ایک ایسا تلاطم پیدا کر دیا تھا جس کو قابو میں لا کر صحیح راستہ اختیار کرنا دشوار تھا۔ بظاہر اس کی کوئی امید نہ تھی لیکن اس کے باوجود مصطفے کمال اپنے ارادوں پر قائم تھا۔ اس نے چند سال قبل جو الفاظ کہے تھے وہ خود اسی پر صادق آ رہے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ مرد کو اپنے عقیدے اور مسلک پر فنا ہو جانا چاہئے۔ دنیا میں ایسے لوگ کم ہیں کہ جو کسی دلیل کی معقولیت کو آسانی سے قبول کر لیں۔ ذہنی تربیت کے اختلافات نے تعاون کی دشمنی اور بھی مستحکم کر دی ہے۔ اس لئے ہر شخص کے سامنے اپنے ارادوں کی واقعیت پر بحث کرنا فضول ہے۔ عام طور پر [illegible] ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔ عوام کی کامیابی [illegible] کا نتیجہ ہوتی [illegible] ایک اجتماعی عملی جد و جہد [illegible] قوت ہی ہے کہ انسان دوسروں سے اپنی خواہش منوائے اور ان کی تائید [illegible]

(بقیہ صفحہ [illegible])

راتب بندی کے چار نکات

(۱)۔ کسی ایسے شخص کا راتب کارڈ نہ رکھئے جو موجود نہ ہو۔

(۲)۔ اگر آپ کا پتہ بدل جائے تو محکمہ راتب بندی کو اطلاع دیجئے۔

(۳) دفتر راتب بندی کی اجازت کے بغیر شہر میں غلہ درآمد نہ کیجئے۔

(۴) بغیر مال خریدے اپنے راتب کارڈ پر جلیبیہ نہ لگوائیے۔

مملکت ہفتہ وار

جلد ۴	۱۵ ستمبر ۱۳۵۵ف	نمبر ۶

ایک مستحسن اقدام

محکمہ رسد نے ایک اعلان کے ذریعہ غلہ کے تاجروں اور کاشتکاروں کو مطلع کیا ہے کہ وہ جوار، چاول، دھان، باجرہ، یا گیہوں تعلقدار صاحبان اضلاع متعلقہ کی اجازت کے بغیر ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو منتقل نہیں کرسکتے۔ یہ ایک نہایت مناسب اور ضروری اعلان ہے۔ اس اعلان کے بغیر غذائی صورت حال پر قابو پانا اور اجناس خوردنی کو ایک مقررہ لائحہ عمل کے تحت مناسب طور پر تقسیم کرنا ممکن نہ تھا۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے لئے غذائی لائحہ عمل مرتب کرنے سے پہلے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہر ضلع کی فاضل پیداوار اور اس کی ضروریات معلوم کی جائیں۔ مثلاً اضلاع تلنگانہ سے یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی مقامی ضروریات کی تکمیل کے بعد کتنا چاول محکمہ رسد کو دے سکتے ہیں۔ اسی طرح اضلاع مرہٹواری اور کرناٹک سے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ کتنی جوار یا گیہوں محکمہ رسد کے حوالہ کرسکتے ہیں۔ ان اعداد کو حاصل کرنے کے بعد محکمہ رسد کا فریضہ ہونا چاہئے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ اضلاع تلنگانہ کو جوار کی کس قدر ضرورت ہے اور اضلاع مرہٹواری اور کرناٹک کو کس قدر چاول درکار ہیں۔ اس کے بعد فاضل پیداوار کے ذخائر سے ان علاقوں کی ضروریات کی تکمیل کی جائے۔

ہمیں معلوم نہیں کہ محکمہ رسد کا طریقہ کار کیا ہے لیکن ہم نے جو مشورہ پیش کیا ہے وہ حکومت ہند کے طریقہ کار سے ماخوذ ہے۔ حکومت ہند نے ہر صوبہ اور ریاست کو تقسیم اجناس کے اغراض کے لئے ایک وحدت قرار دیا ہے اور ہر صوبہ اور ریاست کی فاضل پیداوار اور ان کی اقل ترین ضروریات کا اندازہ لگانے کے بعد فاضل پیداوار کے ذخائر سے خسارہ والی وحدتوں کی ضروریات کی تکمیل کی جارہی ہے۔ حکومت حیدرآباد کو بھی چاہئے کہ ہر ضلع کو ایک وحدت قرار دے اور تعلقدار ضلع کو اس امر کا ذمہ دار گردانے کہ وہ اپنے ضلع کی غذائی صورت حال کو قابو میں رکھے۔ تعلقدار کے مشورہ سے اس امر کا تصفیہ کیا جائے کہ اس ضلع سے کتنا مال ممالک محروسہ کے دیگر اضلاع کے لئے منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح ضلع کی اقل ترین ضروریات کا تخمینہ بھی تعلقدار سے حاصل کیا جائے۔ جب ہر ضلع کی فاضل پیداوار اور ہر ضلع کی اقل ترین ضروریات کا تخمینہ حاصل ہو جائے تو محکمہ رسد ایک ایسا تختہ مرتب کرے جس سے ظاہر ہو کہ کس ضلع سے کتنا اور کس قسم کا غلہ باہر جاسکتا ہے اور اس ضلع میں کتنا اور کس قسم کا غلہ درآمد کرنا ضروری ہے۔ ایک ایسا مکمل تختہ حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کو دیا جائے تاکہ وہ اس کے مطابق اجناس کی منتقلی کا عمل کرے۔ اسوسی ایٹیڈ پریس کی ایک خبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی محبوب علی خاں صاحب ناظم محکمہ رسد کے حالیہ دورہ کا یہی منشاء تھا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو مولوی محبوب علی خاں صاحب کی رپورٹ محکمہ رسد کے آئندہ انتظامات میں نہایت مفید ثابت ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اس نوعیت کا انتظام صرف ایک فصل کے لئے کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً فصل تابی اور ربیع کی پیداوار کی تقسیم کا جو خاکہ مرتب ہوگا وہ فصل آبی و خریف تک کا ہوگا۔ اسی قسم کا خاکہ آبی و خریف کے ورود سے قبل آئندہ تابی و ربیع کی فصل تک کے لئے مرتب کرنا پڑے گا۔ یہ انتظام اس نوعیت کا ہے کہ جب ایک بار ایسا خاکہ تیار ہو جائے تو تعلقداروں کی اجازت کے بغیر ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو اجناس خوردنی کی منتقلی عمل میں نہیں آسکتی۔

ہم نے محکمہ رسد کے اس اعلان کا خیر مقدم اس مفروضہ کی بناء پر کیا ہے کہ حکومت نے اپنا غذائی خاکہ مرتب کرلیا ہے یا کرنا چاہتی ہے۔ حکومت تعلقداروں کو اس وقت تک اپنے ضلع کی غذائی صورت حال کے لئے جوابدہ نہیں قرار دے سکتی تاوقتیکہ تعلقداروں کو ان کے ضلع کی پیداوار کے حمل و نقل پر قابو نہ ہو۔ البتہ اندرون ضلع اجناس کے حمل و نقل پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے لیکن ضلع سے باہر مال لے جانے کے لئے جب تک تعلقداروں کی اجازت لازمی قرار دی جائے تعلقداروں پر ذمہ داری عائد نہیں کی جاسکتی۔ دوسرے الفاظ میں ضلع کی غذائی حالت استوار نہیں رہ سکتی۔

اس طریقہ کار میں تعلقدار کے فرائض اور ذمہ داریاں نہایت اہم ہو جاتی ہیں۔ جو تعلقدار اس امر کا صحیح اندازہ لگاسکے کہ اس کے ضلع سے کتنا مال باہر جاسکتا ہے یا اس کے ضلع میں کتنا مال آنا چاہئے وہ اپنے فرائض اور ذمہ داریوں سے صحیح معنوں میں عہدہ برآ نہیں ہوسکتا۔ تعلقداروں میں یہ فطرتاً بھی ہوگا کہ کم سے کم مال اپنے ضلع سے برآمد کریں اور زیادہ سے زیادہ مال درآمد کریں۔ اس رجحان پر سخت نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے۔ تعلقداروں کو یہ بات اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے ضلع کی اقل ترین ضروریات کا صحیح اندازہ قائم کرکے زیادہ سے زیادہ مال محکمہ رسد کو دیں اور اتنے ہی مال کا مطالبہ کریں جو ان کی حقیقی ضروریات کے لئے آئندہ فصل تک کافی ہو۔ تعلقداروں کو یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ خفیہ ذخائر کا پتہ لگانے میں انتہائی سرگرمی سے مصروف ہو جائیں۔

اجناس کی ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو منتقلی کا کام بھی نہایت اہم ہے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے یہ فرائض حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن سے متعلق ہیں۔ کمرشیل کارپوریشن کو چاہئے کہ وہ محکمہ رسد کے بنائے ہوئے پروگرام کے مطابق اجناس کی منتقلی کا پروگرام مرتب کرے۔ یہ کام اس درجہ اہم ہے کہ اس میں تاخیر قطعاً روا نہیں رکھی جاسکتی۔ امید ہے حیدرآباد کمرشیل کارپوریشن کے جدید افسر اعلیٰ مولوی ... صاحب اس مسئلہ کی جانب خاص توجہ فرمائیں گے۔

اس ضمن میں مناسب ہوگا کہ حکومت ... لائحہ عمل مجلس مشاورت کے آگے پیش کرے اور اضلاع کے نمائندوں کو اس کا موقع دے کہ وہ بھی اس لائحہ عمل کے متعلق اپنی رائے دے سکیں۔ ضرورت ہے کہ ... کا غذائی پروگرام ابھی سے مرتب اور شائع کردیا جائے تاکہ کاشتکار اور تاجر معلوم کرسکیں کہ ان کے فرائض اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔

سکشدت کا غذائی پروگرام کیا ہونا چاہئے اس سے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ کاشتکار سے حکومت وہ سارا غلہ حاصل کرے جو کاشتکار کی غذائی ضروریات ... دیہی اور گاؤں کی غیر زرعی آبادی کی ضروریات کی ... کے بعد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ غلہ حاصل کرنے کے طریقے ... ہوسکتے ہیں۔ ایک طریقہ تو وہ ہے جس کو لیوی سسٹم یا ... ادائی حصہ پیداوار کہا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بازار میں کارپوریشن کی جانب سے غلہ خریدا جائے۔ لیکن موخر الذکر طریقہ اختیار کرنے سے قبل تعلقداران اضلاع کا ... ضروری ہے ورنہ تعلقداروں کو یہ شکایت پیدا ہوگی کہ ان کے ضلع سے اتنا مال نکل گیا کہ خود ضلع کی ضروریات پوری نہیں ہوسکیں۔

ہم پھر ایک بار اس امر پر زور دینا چاہتے ہیں کہ تعلقداروں کی رضامندی کے بغیر ضلع سے اجناس کی ... خطرناک ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ ... لگے ہوئے ہیں کہ حکومت کے غذائی پروگرام کو ناکام ... اگر اجناس کے حمل و نقل پر تحدید نہ ہو تو ... بھی جو ملک کی قلت پیدا ہوسکتی ہے اور ... کی فاضل پیداوار کے اضلاع سے مال منتقل کرکے ...

پروپگنڈہ کر سکتے ہیں کہ چنا اور چاول کے سب سے بڑے اضلاع ہی میں اجناس کی قلت ہے۔ جاہو کا ردل ان کے اس حربہ کو چھین لینا ضروری تھا اور حکومت کی دور اندیشی قابل مبارکباد ہے کہ اس نے حربہ چھین لیا۔

وزارت پنجاب سے متعلق ایک پیش قیاسی

"بمبئی کرانیکل" کے نامہ نگار خصوصی مقیم دہلی نے اپنے ایک طویل پیام میں جناح اور خضر حیات کے تنازعہ سے متعلق رد عمل کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جو لوگ مسٹر جناح کی ناکامی پر خوشیاں منا رہے ہیں وہ اگر دور رس نتائج پر غور کریں تو انہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ ان کی یہ مسرت بالکل عارضی اور وقتی ہے۔ اس کے دو وجوہ ہیں کیونکہ سر چھوٹو رام کو جو وزیر اعظم کے دست راست اور ان کی قوت بازو ہیں پنجاب میں کانگریس کا کٹر دشمن اور قومیت کے مخالف سمجھا جاتا تھا۔ سب سے زیادہ سر چھوٹو رام نے یہ نعرہ بلند کیا تھا کہ شہری مفاد کے مقابلے میں دیہی مفاد کو ترجیح دینا چاہیے۔ کل تک سر چھوٹو رام پر یہ الزام لگایا جا رہا تھا کہ وہ شہری ہندوؤں کی تباہی کا باعث ہیں۔

وزارت کے اعتماد کو زائل کرنے کے لئے پنجاب مسلم لیگ یہ ثابت کرنے کی ممکن کوشش کرے گی کہ مسلمانوں کے مفاد کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اس الزام کی تردید کرنے کے لئے سر چھوٹو رام مسلمانوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے۔ لہذا آئندہ مہینوں میں توقع کے خلاف ہندو اور سکھ مفاد کا متاثر ہونا ضروری ہے۔ اس کا براہ راست نتیجہ یہ مترتب ہوگا کہ وزارت سے ہندوؤں اور سکھوں کا ربط قائم نہ رہے گا۔ اگر یہ تجزیہ صحیح ہے تو ہندوؤں اور سکھوں کی بے تعلقی وزارت کو کمزور کر دے گی اور وزارت کو اپنی حفاظت کے لئے گورنر پر انحصار کرنا پڑے گا جلد یا بدیر وزارت شکست ہو جائے گی اور پنجاب میں دفعہ (۹۳) نافذ کر دی جائے گی۔ ممکن ہے کچھ ماہ کے اندر یہ واقعہ ظہور پذیر نہ ہو مگر وزارت کی شکست ناگزیر ہے۔

اس سوال کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔

اب تک پنجاب میں پاکستان کا پروپگنڈا زیادہ موثر نہیں ہوا۔ اس کی زیادہ تر وجہ یہ تھی کہ وزارت مطالبہ پاکستان سے زبانی ہمدردی کا اظہار کرتی رہی۔ مگر اب وزارت کے اعتماد کو زائل کرنے کے لئے لیگ اپنے پروپگنڈے میں شدت پیدا کرے گی۔

بعض اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وزارت پنجاب کے خلاف لیگ اور کانگریس میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے جائے گا۔ ان اطلاعات کی ابھی توثیق نہیں ہوئی۔

یہ امر قابل غور ہے کہ جناح خضر حیات مناقشے سے کانگریس الگ رہی ہے۔ مسز سروجنی نائیڈو اور بھولا بھائی ڈیسائی کی کوششوں سے فینانس بل پر لیگ اور کانگریس میں جو اتحاد پیدا ہو گیا تھا مرکزی اسمبلی کے اندر اور باہر اس کا بہت اچھا اثر مترتب ہوا۔ کچھ عرصہ پہلے بڑی امیدیں ظاہر کی جا رہی تھیں اور یہ توقع کی جا رہی تھی کہ کانگریس اور لیگ کا اتحاد حقیقی دوستی اور ہندوستان کے دو بڑے فرقوں میں مستقل اتحاد کی صورت اختیار کرے گا۔ حال میں اخبار "لیڈر" الہ آباد نے صفحہ اول پر ایک مضمون شائع کیا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہت جلد لیگ اور کانگریس میں ایک میثاق عمل میں آئے گا۔ مسٹر جناح جانتے ہیں کہ ان کی ناکامی میں گورنر کا ہاتھ تھا گو آواز خضر حیات خاں کی تھی۔ بہت ممکن ہے کہ وہ کانگریس سے سمجھوتہ کر لیں۔ مسٹر جناح عنقریب مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کر رہے ہیں تاکہ پنجاب سے متعلق راہ عمل متعین کر لی جائے۔

۳۔ جانوروں کا نقصان بہت ہی کم رہا ہے۔

محاذ برما پر ہندوستانی ہوائیہ کی کارگذاری

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ ہندوستانی ہوائیہ کے دستے اب ارکان اور امپھال کے محاذوں پر جھپٹنے کے کام کر رہے ہیں۔ اس اثنا میں ان طیاروں نے روز افزوں قوت کے ساتھ ہر کاروائیاں اور کم سے کم آٹھ ہزار پروازیں کیں اور آٹھ ہزار پانچ سو گھنٹے ہوا میں رہے۔ ہندوستانی ہوائیہ کے پہلے دستے نے گذشتہ دسمبر میں اسکواڈرن لیڈر رچپال سنگھ کی زیر قیادت اس محاذ پر کاروائی کی تھی اور رچپال سنگھ پہلے ہندوستانی فضائی افسر ہیں جن کو نمایاں خدمات کا اعزاز "ڈسٹنگوشڈ سروس آرڈر" دیا گیا ہے۔ ہندوستانی ہوائیہ کے دستے جدید قسم کے ہوائی جہاز جو ان کے مخصوص کاموں کے لئے سب سے زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔ استعمال کر رہے ہیں یہ طیارے دنیا کے دیگر محاذوں پر استعمال کئے جانے والے اسی قسم کے شاہی ہوائیہ کے طیاروں کے مماثل ہیں۔ طیارچیوں نے اپنی قابلیت کا جو نمایاں ثبوت پیش کیا ہے اور خشکی پر کے عملہ نے طیاروں کو کام کے قابل بنائے رکھنے میں جس جوش کا مظاہرہ کیا ہے اس کی بدولت طیارچیوں میں

خود فریبی سے بچیئے

ذخیرہ باز اس دھوکہ میں نہ رہیں کہ سرکار کے ذخیرے ختم ہو جائیں گے اور انہیں من مانے نفع کمانے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ سرکار کے پاس غلہ کافی سے زیادہ موجود ہے اور چھپے ہوئے ذخیرے برآمد کر کے ضبط بھی کئے جا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں بھلائی اسی میں ہے کہ اناج کو زمین کے کیڑوں کی نذر کرنے کے بجائے کھلے بازار میں فروخت کیا جائے۔

سرکار نے اناج کے دام کافی بڑھا دیئے ہیں۔ فائدہ کمانے کا یہی وقت ہے اگر سرکار نے دام گھٹا دیئے تو نہ صرف مالی نقصان ہوگا بلکہ ذخیرے بھی خراب ہو جائیں گے۔

انگلو ہسپانوی معاہدے پر ایک نظر

اسپین ـــ جہاں کی خاک سے ابن رشد اور ابن خلدون اٹھے اور جس نے فرانس اور یورپ کی تہذیب کو پروان چڑھایا ـــ دوسری بار جہاں کی جمہوریت نے ۱۹۳۱ء میں یہاں حکومت سنبھالی تھی [illegible] ایک عربی یونیورسٹی کی داغ بیل ڈالی اور اقبال کو اسلامی تمدن کی [illegible] یاد دلائی [illegible] اسپین جہاں [illegible] کی جمہوریت کے خلاف بغاوت کی اور نازی فوجوں کی مدد سے [illegible] اور جنرل فرانکو کی فاشسٹ حکومت قائم کی [illegible] فاشسٹ حکومت کے [illegible] لیکن [illegible] طریقے پر [illegible] کی مدد کرتی رہی [illegible] اور دوسری جنگ [illegible] کی [illegible] اور اس کے کارخانوں کے لئے [illegible] کام دیتا رہا۔

کچھ عرصہ ہوا برطانوی حکومت نے اعلان کیا تھا کہ برطانیہ، امریکہ اور جنرل فرانکو کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا ہے [illegible] سے اتحادی ملکوں کو بہت فائدہ پہنچے گا [illegible] مسٹر ایڈن نے پارلیمنٹ میں اس معاہدے [illegible] کہا کہ اس معاہدے کے [illegible] ہسپانوی حکومت [illegible] کے [illegible] وہ [illegible] جو اتحادی ملکوں کے عوام کو فاشسٹ اسپین سے ہے اور [illegible] کا امکان پیدا ہو کہ فرانکو اپنی غیر جانب داری کو [illegible] کرے گا۔

اور جنگ کو [illegible] اسپین کو پٹرول کی [illegible] ہونے پر جنرل فرانکو کی حکومت نے [illegible] (۱) اس نے [illegible] جنگی جہازوں اور تجارتی جہازوں کو ہسپانوی بندرگاہوں میں قید کر رکھا ہے۔ (۲) وہ [illegible] جو سامان جنگ کی تیاری میں کام آتا ہے (۳) [illegible] کے جاسوسوں کا سرپرستی کرتی رہی [illegible] اسپین میں اور شمالی افریقہ کے ہسپانوی علاقوں میں بہت مصروف ہیں (۴) چند ہسپانوی دستے اب تک جرمنی کی فوج میں شامل ہو کر سوویٹ یونین کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس معاہدے کی رو سے اسپین آئندہ ان جرائم کا مرتکب ہو گا یا نہیں [illegible] پہلی بات تو یہ ہے کہ اس معاہدے کے مطابق جنرل فرانکو نے [illegible] صرف [illegible] جہازوں کو رہا کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ جنگی جہازوں کا مسئلہ ثالثوں کے ذریعے طے پائے گا [illegible] فرانکو صرف چالیس فی صد ولفرام (ایک دھات جو سامان جنگ کی تیاری کی غرض سے بہت کام آتی ہے) [illegible] جرمنی بھیجے گا۔ مسٹر ایڈن نے اعتراف کیا کہ [illegible] جرمنی [illegible] اسپین سے پوری ہو گی جبرالٹر [illegible]

فرانکو نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ جرمنی کے ایجنٹوں کو اسپین سے نکال دے گا اور باقی ماندہ ہسپانوی دستوں کو روسی محاذ سے واپس بلا لے گا۔ لیکن وعدوں کے ایفا کی [illegible] ہے [illegible] ۱۹۴۳ء سے پہلے ایک بار [illegible] اسی قسم کے وعدے کئے تھے اور فرانکو [illegible] کا تو پتہ ہے۔ ہٹلر کی مدد سے تو اس کی فاشسٹ حکومت بنی [illegible] وعدوں کی اہمیت کیا ہے۔ وہ ولفرام کی برآمد کو بھی [illegible] اگر [illegible] کے بجائے چار سو ٹن بھیجے تو اس کی روک تھام کون کرے گا۔ اس کی جانچ پڑتال کیسے ہو گی [illegible] جنگ کے زمانہ میں سلامتی اور [illegible] بھی تو ہو لازمی [illegible] غیر جانب دار [illegible] لیکن [illegible] انہوں نے جو کچھ کیا [illegible] فرانکو کی مدد کی [illegible] اسپین کی سرحد پر اتحادی حکومتوں کی چوکی نہ بیٹھے اور وہ بتمام [illegible] فرانکو کے زبانی وعدوں کو [illegible] سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے

فرانکو نے جرمن ایجنٹوں کے اخراج کا وعدہ بھی کیا ہے [illegible] اس معاہدے کے بعد بھی [illegible] جاسوسی کا [illegible] ہسپانوی [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] جنرل فرانکو کے وعدوں پر بھروسہ [illegible]

[illegible] اسپین کی آزادی [illegible] جمہوری [illegible] جو [illegible] ملک میں [illegible] اور [illegible] ایک متحدہ قومی مجلس بنائی گئی ہے جس کا اعلان [illegible] اسپین میں [illegible] قومی مجلس [illegible] اسپین کی آزادی [illegible]

[illegible] اس طرح ہی یا اسپین میں فرانکو کے خلاف تمام سیاسی جماعتوں کا متحدہ محاذ قائم ہوا اور فرانکو کو بھی پتہ چلا کہ اس کے حالات کتنے ناساز گار ہیں۔

اتحادی حکومتیں کے لئے یہ ایک بہترین موقع تھا [illegible] فرانکو پر دباؤ ڈال سکتے تھے کیونکہ ان کی پشت پر اسپین کی متحدہ قومی مجلس کی پوری طاقت تھی۔ اگر برطانیہ اور امریکہ کا دباؤ پڑتا تو فرانکو کا اقتدار جلد ختم ہو سکتا تھا۔ لیکن برطانوی حکومت نے [illegible] ہاتھ سے جانے دیا۔ (قومی جنگ)

گاندھی جی کی رہائی پر ہندوستانی جرائد کا تبصرہ

اینگلو انڈین اخبارات یہ امید کر رہے ہیں کہ گاندھی جی کو [illegible] اٹھانا چاہئے [illegible] کہ گاندھی جی کی رہائی ایک دانشمندانہ عمل ہے۔ انہیں اس وقت [illegible] موقع [illegible] ہے کہ اندرونی اختلافات ختم کر کے ہندوستان [illegible] کے مطالبے [illegible] جنگ کے لئے [illegible] حکومتیں قائم کریں [illegible] اسٹیٹسمین [illegible] کہ حکومت کی اس کارروائی کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے لیکن اس کے اندر بہت سے سیاسی امکانات پوشیدہ ہیں۔ یہ اخبار امید ظاہر کرتا ہے کہ گاندھی جی یہ محسوس کریں گے کہ اگست کی تحریک اخلاقی حیثیت سے غلط نہیں لیکن عملی حیثیت سے یقیناً غلط تھی۔

ہندوستانی اخبارات یہ امید کرتے ہیں کہ حکومت پیش [illegible] کے تمام قومی لیڈروں کو رہا کر دے [illegible] اپنی مرضی کی اشاعت میں لکھا کہ تمام باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں کہ اگر حکومت [illegible] اور غیر مشروط طریقے پر دوسرے کانگریسی لیڈروں کو بھی رہا کر دے تو ملک کی صورت حال بدل جائے گی اور [illegible]

[illegible] لکھتا ہے کہ حکومت [illegible] ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو بھی رہا کر دے کیونکہ [illegible] کہ گاندھی جی خود کوئی فیصلہ کانگریس پر عائد نہیں کر سکتے [illegible] کا خیال ہے کہ [illegible] گاندھی جی کی رہائی کا یہ مطلب [illegible] وہ سیاسی سمجھوتے کا ذریعہ ہو [illegible] ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں کو [illegible]

لیکن حکومت [illegible] ایک قدم بھی آگے بڑھنے کے لئے تیار نہیں [illegible] حکومت [illegible] گاندھی جی کے [illegible] انہوں نے معلوم نہیں کیوں یہ یقین کر لیا ہے کہ حکومت ہچکچا رہی ہے [illegible] گاندھی جی کی [illegible] واقعات اور حالات [illegible] پر منحصر ہے کہ گاندھی جی اچھے ہونے کے بعد کیا [illegible] (مدینہ [illegible])

ترکی کی تاریخ کا ایک سبق آموز باب

بقیہ سلسلہ صفحہ (اول)

قوت اور اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ایسی کوششیں معلوم بار آور نہیں ہوتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو ایک ٹوٹنے والے تارے کی طرح فضائے بعید میں بجلی سی روشنی پیدا کرتی ہوئی گم ہو جاتی ہیں۔ سستی شہرتیں یا شہرت حاصل کرنے کی امنگیں ہمیشہ اصل مقصد کو بھلا دیتی ہیں۔ ٹوٹنے والی حقیقی تالیوں کی گونج عوام کی آنکھوں میں خاک جھونک کر حاصل نہیں کی جا سکتیں عظمت ہے اس مقصد کے حصول کا جو ملک کی فلاح اور تعمیر کے لئے ضروری ہو اور جس کو آپ کا وطن آپ سے چاہتا ہو۔ عظیم کی منزل آسان نہیں۔ ہر قدم پر دشواریوں کی ایک خلیج حائل نظر آئے گی۔ آپ کو اپنے مقصد سے ہٹانے کے لئے نئی نئی تحریکیں کی جائیں گی۔ ان تحریکوں پر ضرور غور کیجئے لیکن مخالفتوں کو ٹھکراتے چلے جائیے اپنے ارادوں اور اس اصول کو جو آپ نے اپنے لئے معین کر لیا ہے ہرگز نہ بھولئے ہر وقت ایک نئے راستہ کی تلاش میں وقت ضائع نہ کیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ خود اپنے راستہ سے ہٹ جائیں۔ ہر مشکل کا مقابلہ اس عقیدہ پر قائم رہ کر کیجئے کہ آپ تنہا بے یار و مددگار ہیں۔ آپ کو کہیں سے کسی مدد کی توقع نہیں۔ یہ خیال کہ آپ ایک کامیاب انسان ہیں اور دنیا آپ کی مٹھی میں ہے بنیادی غلطی ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی آپ سے یہ کہے کہ آپ صاحب عزم اور ایک بڑی ہستی ہیں تو اس کا جواب ایک ایسا قہقہہ ہو جو زمانہ کی مکاری کو عریاں کر کے رکھ دے۔

مصطفےٰ کمال کی زندگی ان تصورات کا مکمل نمونہ تھی جد و جہد کی ہر منزل پر وہ مخالف حالات سے جنگ کرتا اور ان پر غالب آنے کی کوشش میں مصروف رہا۔ وہ جب کبھی کسی مخالف عنصر پر قابو پانے میں کامیاب ہوتا تو دوسری بڑی بڑی مشکلیں اس کے راستہ میں حائل ہو جاتیں کئی مرتبہ اسے اپنے ارادوں میں ایسی ہمت شکن اور صبر آزما ناکامیاں برداشت کرنی پڑیں کہ اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو سب کچھ چھوڑ کر الگ ہو جاتا۔ اکثر سرآوردہ اشخاص نے اسے ان ارادوں سے ہٹانے کی کوشش کی جو اس کا مقصد زندگی تھے۔ لیکن وہ اس مستقل مزاجی کے ساتھ ان پر جما رہا کہ مخالفت کی آندھیوں کے تند جھونکے اسے جنبش نہ دے سکے۔ اس وقت بھی ہواؤں کا رخ اس کے خلاف تھا۔ حکومت کے عہدہ جلیلہ چھننے کے بعد ہر گز اس کے خیالات کا مذاق اڑایا جا رہا تھا۔ وہ اپنی کوشش کر کے موجودہ ملوکیت کو صحیح راستے پر چلانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ ہر طرف سے اس کو ناامیدی ہو چکی تھی۔ خود اس کی کوئی جماعت نہ تھی کسی کے ساتھ کام کرنا بھی اسے گوارا نہ تھا۔ خفیہ طور پر اس کی نگرانی کی جا رہی تھی۔ حکومت اور سلطان کے جاسوس ہر جگہ موجود رہتے تھے۔ ان تمام مشکلات کے باوجود کہ جن میں ذرا سا بھی ابھار پیدا ہوتا گرفتار کیا جا رہا تھا۔

فلاتاپل کے دوسری جانب پیرا کی راہ میں بمقام سسلی وہ کرایہ کے مکان میں معمولی شہری کی حیثیت سے سکونت پذیر تھا۔ اور یہاں بیٹھا حالات جدیدہ کو دیکھ رہا تھا۔ ہنگامہ اختلافات اس کی فطرت کو مجبور نہ کر سکا تھا۔ سیاسی حلقوں میں اس کی آمد و رفت اب بھی تھی۔ مشہور کلبوں۔ تفریح گاہوں اور ہوٹلوں میں وہ اکثر نظر آتا تھا۔ پیرا کی ہر سوسائٹی میں وہ موجود رہتا تھا۔ مگر اس کے باوجود ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہاں سے کوسوں دور ہے۔

موجودہ تاریک صورت حال اور آئندہ کی غیر یقینی کیفیات پر جو خارج از اختیار واقعات کی رفتار میں پوشیدہ تھیں قابو پانے کے لئے ہر ذی حس ترک بے چین نظر آتا تھا۔ یہی وہ ایسے اہم مسائل تھے کہ جن کے متعلق مختلف تدابیر زیر غور تھیں اور ہر جماعت مستقبل کی تعمیر اور فاتحین کی آہنی گرفت سے نجات پانے کی کوشش میں اس کی تائید چاہتی تھی۔ وہ ان سب کی تجویزوں کو غور سے سنتا تھا۔ اکثر اس کی تیز نگاہیں دلوں کی گہرائیوں میں اتر جانے کی کوشش کرتی تھیں۔ لیکن وہ خود اپنی زبان سے کچھ نہ کہتا تھا۔ اس کے لئے موجودہ سیاسی فضا صد درجہ تاریک تھی۔ وہ ہر سیاسی تحریک سے دامن بچا کر چلنا چاہتا تھا۔ اس کی خاموشی اس کے اصلی خیالات کو اس طرح چھپائے ہوئے تھی کہ کوئی اس کے ارادوں کو معلوم کرنے میں کامیاب نہ ہوتا تھا۔ لیکن اس کی آنکھیں اور کان ہر وقت کھلے ہوئے تھے۔ بدلتے ہوئے واقعات اسے چوکنا رکھتے تھے اور وہ مستقبل کی تصویر کے ایسے خطوط بنانے میں مصروف تھا جو قوم کو غلامی کی پابندیوں سے ہمیشہ کے لئے آزاد کرا دیں۔

واقعات کی تیز رفتاری کے ساتھ ساتھ یورپ کے پختہ کار مدبرین کی سیاسی بازی اپنی آخری منزلوں میں آ رہی تھی۔ ایک ہوشمند شاطر کی طرح وہ بھی اس مہرے کی تلاش میں تھا جسے آگے بڑھا کر وہ مخالف قوتوں کو سیاست کی بساط پر مات دینے میں کامیاب ہو سکے۔ اس کی تجویزیں مکمل ہو چکی تھیں۔ وقت اور موقع کا انتظار تھا۔ وہ یورپ کے عسکری نظام اور ترکی افواج کی بے سر و سامانی سے ناواقف نہ تھا۔ سب سے پہلے اس نے سنہ ۱۹۱۰ء میں غارت گری کی اس انسانی مشین کو مکمل طور پر دیکھا تھا جس نے یورپ کے تہذیب یافتہ مدبرین کے الفاظ میں فولادی قوت پیدا کر دی تھی۔ اس سال فرانس نے پکارڈی کے خوبصورت اور دلفریب میدانوں میں فوجی مظاہرات کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا تھا۔ ترکی وفد کو بھی اس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی جنرل علی پاشا نے اس سفر میں مصطفےٰ کمال کو بھی اپنے ساتھ رکھا تھا۔ اس سے قبل مصطفےٰ کمال نے یورپ کی سرزمین پر قدم نہیں رکھا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ بلقان کی سرحد عبور کرنے کے بعد وہ اس طلسمی دنیا میں داخل ہوا جہاں سے تہذیب اور ترقی کے چشمے پھوٹ رہے تھے اور اس فوجی تنظیم کے مختلف اجزا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا جو مغربی تعمیر کی آڑ میں نوع انسانی کی تباہی کے اسباب مہیا کر رہے تھے۔ نئی فوجیں جدید آلات حرب سے آراستہ ایک ایسی آہنی دیوار بن گئی تھیں جس کو توڑ دینا ترکی کی معمولی افواج ٹوٹے پھوٹے قدیم حربی آلات سے محال معلوم ہوتا تھا۔ ان مرتب افواج کے مقابلہ میں ترکی فوجیں ایک غول بیابانی سے زیادہ نہ تھیں لیکن اس وقت بھی اس کا دل و دماغ قتل و غارت کی ان صورتوں سے مرعوب نہ ہو سکا۔ وہ جانتا تھا کہ چند سال قبل ترکوں کا نام یورپ کے بڑے بڑے سورماؤں کے دل ہلا دیتا تھا۔ اب اگرچہ ترکوں کی وہ عظمت و ہیبت باقی نہیں رہی تھی۔ یورپ کو ترقی کی راہوں پر سبقت حاصل ہو چکی تھی۔ پیرس اور لندن کے ارباب حل و عقد کی پیشانی کی ایک ہلکی سی شکن ترکی کے وزیر اعظم کو جھکانے کے لئے کافی تھی لیکن یہ صرف ترکی قائدین کی نفسانی کمزوری کا نتیجہ تھی ورنہ ترک اب بھی دنیا کا بہترین سپاہی تھا۔

روس ۔ سکوت اور تیاریاں

لندن۔ ۱۰ مئی روس کے محاذ پر ایک طرف سکوت طاری ہے اور دوسری طرف روسی فوجیں آئندہ دھاوے کے لئے مشق کر رہی ہیں اور اپنی چالوں کو مکمل بنا رہی ہیں۔ منگل کی رات میں روسی طیاروں نے تین ریلوے جنکشنوں پر جن میں منسک بھی شامل تھا جرمن فوجی سپلائی اور ذخیروں کو نشانہ بنایا۔ منسک ہی سے جرمنوں کے رسد کے راستے سفید روس کے جرمن مورچوں کو جاتے ہیں

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

ذخیرہ باز ہوشیار ہو جائیں کیونکہ سرکار ان کے چھپائے ہوئے ذخیروں کی کھوج میں ہے اگر وہ پکڑے گئے تو نہ صرف سارے ذخیرے ضبط کر لئے جائیں گے بلکہ قید اور جرمانہ کی سزا بھی ہوگی۔ اس مصیبت سے بچنے کا اب بھی موقع ہے اپنے ذخیروں کی سرکار کو اطلاع دے دیجئے۔

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

بلا تنقید

مصطفیٰ کمال نے ایک بار جلال بایار سے کہا تھا "رائے عامہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور نہ ہمیشہ یکساں رہتی ہے۔ عوام کی تالیاں وقتی جذبات کا نتیجہ ہوتی ہیں جن پر اعتبار ایک اجتہادی غلطی ہے۔ صحیح اقتدار اور قوت یہ نہیں ہے کہ انسان دوسروں سے اپنی ستائش چاہے اور ان کی تائید کی گونج میں قوت اور اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ایسی کوششیں بالعموم بار آور نہیں ہوتیں اور اگر ہو بھی جائیں تو ایک ٹوٹنے والے ستارہ کی طرح فضاء بسیط میں عارضی سی روشنی پیدا کرتی ہوئی گم ہو جاتی ہیں۔ سستی شہرت یا شہرت حاصل کرنے کی خواہشیں ہمیشہ اصل مقصد کو بھلا دیتی ہیں۔ ٹوٹنے والی شہرتیں تالیوں کی گونج اور عوام کی آنکھوں میں خاک جھونک کر حاصل نہیں کی جاتیں۔ عظمت نام ہے اس مقصد کے حصول کا جو ملک کی فلاح و ترقی کے لئے ضروری ہو اور جس کو آپ کا دل و دماغ آپ سے چاہتا ہو۔"

اگر میں مسلمان نہ ہوتا تو مسلم لیگ ہوتا لیکن میں مسلمان ہوں۔ (قائد ملت)

ہم آپ کو صرف مسلمان نہیں بلکہ خلیفۃ المسلمین سمجھ رہے تھے۔

علماء و مشائخین کو ترجمان ملت نے حسب ذیل نصیحت کی ہے:۔

"ملک کے مستند و بزرگ کا علماء و مشائخین کا فریضہ ہے کہ ملک کے غیر سرکاری سیاسی اداروں میں پورا حصہ لیں اور شرعی رہنمائی سے اس کی مشاورتوں میں صحت بخش اثر ڈالیں اور جب وہ بے غرضی، بے نفسی اور بہی خواہی کا نمونہ پیش کریں گے تو ہر ذی علم سے زیادہ موثر ہوگا۔ کیا اچھا ہو اگر مجلس استحکام المسلمین میں علماء و مشائخین دوبارہ شریک ہو جائیں۔"

محض شرکت کی کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ علماء و مشائخین کو چاہئے کہ "قائد ملت" کے ہاتھ پر بیعت کریں اور "بیت الامت" بیگم بازار کو اپنا قبلہ قرار دیں۔

مہاراشٹرا کانفرنس کے صدر مسٹر سریہ ہرناتک ایک صحافتی بیان میں کہتے ہیں کہ:۔

"پرشید (مہاراشٹرا کانفرنس) نے ہمیشہ حکومت کی غذائی پالیسی سے متعلق بنیادی اصولوں کی دل سے تائید کی ہے۔"

اس دلی تائید کا ثبوت یہ ہے کہ مہاراشٹرا کانفرنس نے اتنے خفیہ ذخائر برآمد کئے کہ حکومت بھی برآمد نہ کر سکی۔ اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ سیاسیات کو مسائل اغذیہ سے الگ رکھ کر مسٹر سریہ ہرناتک نے راشن بندی کے خلاف پر اثر تقریریں کیں کہ اخبارات میں ان کی اشاعت کے لئے جگہ نہ نکل سکی۔

اسی بیان میں مسٹر ناتک فرماتے ہیں کہ:۔

"لیوی اور حصول غلہ کی اسکیم کے تحت عہدہ داروں کو جو غیر معمولی اختیارات دئے گئے ہیں کئی موقعوں پر ان اختیارات کو بیجا طور پر استعمال کیا گیا۔ لہٰذا اس کو کاشتکار کے مفادات کے لئے دوڑ دھوپ کرنی پڑی۔"

یہ اور بات ہے کہ اس دوڑ دھوپ سے فائدہ صرف ساہوکاروں کو پہونچا۔

نہ صرف کلز فرحت نگر کی حد تک بلکہ شہر کے تمام محلوں سے متعلق حکومت سرکار عالی کو یہ اصول نافذ کر دینا چاہئے کہ کہیں بھی کسی آبادی میں مینڈھی کی دوکانیں قائم کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ غیر سرکاری یا نیم سرکاری طور پر "انسداد مسکرات" کی جو تحریک جاری ہے اس سے ہم بھی تامل نہ ہو سکے۔ اس لئے کہ ہماری آنکھیں یہ عجیب و غریب تضاد دیکھ رہی ہیں کہ ایک طرف انسداد مسکرات کی تحریک بھی رواں دواں ہے اور دوسری طرف ہر سال آبکاری کی آمدنی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ (پیام)

یہ تضاد ہر اس تحریک میں نظر آتا ہے جس کے آگے "انسداد" کا لفظ چپکا دیا جاتا ہے مثلاً

انسداد رشوت ستانی

انسداد گداگری

انسداد بے رحمی بر جانوران

انسداد قلت و گرانی وغیرہ

یہ ہے وہ لفظ جو شرمندۂ معنے نہ ہوا۔

اب ایک ایسی منزل آگئی ہے جبکہ یہ سختی سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ اتحاد کانفرنس کی سیاسیات میں مصالحت و مفاہمت کو کوئی جگہ نہیں ہے۔ اب پارٹی سیاسیات پارٹی تسلط اتحاد کانفرنس کی اہم سیاسیات اور اہم مقصد بن گئی ہیں۔ (رہنمائے دکن)

مصالحت و مفاہمت کی نے پہلے بھی گنجائش تھی اور نہ اب ہے۔ پہلے بھی ایک پارٹی عوام کا نام لے کر مسلط تھی اور اب عوام ہی کا نام لے کر دوسری پارٹی مسلط ہو رہی ہے۔ بہتر ہے کہ اس کانفرنس کا نام بدل کر "انتشار کانفرنس" کہا جائے۔

ایک معاصر نے "جامعہ عثمانیہ" کے عنوان سے ایک مراسلہ شائع کیا ہے جس میں یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ:۔

"اساتذہ کے انتخاب و تقرر میں صرف ان کے علم اور کردار کو معیار بنانا چاہئے نہ کہ اثرات کو۔"

ہماری رائے میں تقرر اور تقرر سے زیادہ ترقی کے موقع پر اخباری تشہیر کو معیار بنانا چاہئے اور ...

اس مراسلہ میں یہ بھی رائے دی گئی ہے کہ:۔

"طلبائے جامعہ کا بعد فراغ و تکمیل تعلیم ملک کی رہبری نہ کرنا اور اصلاحی تحریکات میں حصہ نہ لینا جامعہ کے وجود اور عدم کو برابر قرار دیتا ہے۔"

ہم مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ ہماری جامعہ کے طلبہ تکمیل تعلیم سے قبل ہی ملک کی رہنمائی کے لئے تیار ہیں۔

علامہ عبدالقدوس ہاشمی نے "معاشیات پاکستان" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ (ایک خبر)

اس کتاب کو پڑھ کر ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ اس میں معاشیات کم اور سیاسیات زیادہ ہے گویا کتاب یہ بتلا رہی ہے کہ کتاب میں جو کچھ ہے اس کی اشاعت معاشیات سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

راشن بندی کے فائدوں کا عملی ثبوت

از

ڈاکٹر سید نعمت اللہ صاحب میئر بلدہ مدراس

یہ تقریر ۳ تیر ۱۳۵۳ف کو نشرگاہ حیدرآباد دکن سے نشر ہوئی

سامعین کرام ہندوستان کے ہر گوشہ میں اغذیہ کی راشن بندی کے ضمن میں آئے دن جو چرچے برپا ہیں۔ انہیں صحیح طریقہ پر بذریعہ نشری تقریر پیش کرنے کے لئے آج کی شب حاضر خدمت ہوا ہوں۔

موجودہ حالات جنگ کا بیجا فائدہ اٹھاتے ہوئے غلہ فروش من مانے زائد قیمتیں مقرر کرکے گاہکوں کو پریشان کرتے بلکہ معقول منافع بھی حاصل کر رہے تھے اور اس سے عوام کو گونا گوں تکلیف کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ ان کے سد باب کے لئے نیز رفاہ عام کے خیال سے ہماری سرکار عظمت مدار نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے خاص خاص بیوپاریوں کو ان کی مردم شماری کرکے غلہ کی فروخت کے لئے انتخاب فرماتے ہوئے دیگر عام بیوپاریوں کو غلہ کی فروخت کی ممانعت کر دی اور ان منتخب بیوپاریوں کو اجازت نامہ جات عطا کرتے ہوئے انہیں مقررہ نرخ پر غلہ کی فروخت کا پابند فرما دیا اور ساتھ ساتھ ان کی موثر نگرانی کے لئے حلقہ واری کمیٹیاں قائم کر دی گئیں۔ نیز ان تاجروں کو اپنی جانب سے غلہ کی فراہمی کا بھی معقول انتظام کرتے ہوئے نرخ بندی بھی کر دی اور جس قدر مقدار غلہ تاجروں کے تفویض کیا جاتا تھا اس کی پوری پوری مقدار مقررہ نرخ پر عوام میں فروخت کیا کریں۔ اور خلاف ورزی کی صورت میں مستوجب سزا قرار دئے گئے۔

حدود مدراس میں ابتداءً تقریباً تین سو دوکانات قائم کر دی گئیں اور ان دوکانات کو بارہ ہزار ٹن غلہ ماہانہ بغرض فروخت دیا جایا کرتا تھا۔ چنانچہ باوجود ارکان کمیٹی حکام متعلقہ کی نگرانی کے، اجازت یافتہ تاجر اپنی ذاتی منفعت کے مدنظر چالاکی کے ساتھ ایک جزو غلہ عوام میں فروخت کرکے باقی بالراد حضرات کے ہاتھوں بیحساب منافع خفیہ طور سے فروخت کر دیا کرتے تھے جس کی وجہ عوام کو جس قدر غلہ میسر ہونا چاہئے تھا وہ نہیں مل سکتا تھا۔ اور غلہ پوری طور سے عوام کو میسر نہ آنے کی وجہ ہر شخص یہ کوشش کرتا تھا کہ وہ سب سے پہلے غلہ خرید لے جس کی وجہ ہر دوکانات پر کثیر ازدحام ہو جایا کرتا تھا اور غلہ حاصل کرنے کی جد وجہد کرتے ہوئے بسا اوقات ضعیف بچے اور خصوصاً ضعیف لوگ متاثر ہی نہیں بلکہ منتشر ہو جایا کرتے تھے۔ انتہا یہ کہ بعضوں پر بیہوشی کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ اور عوام غلہ کو حاصل کرنے کے لئے تمام دن دھوپ کی تپش برداشت کرتے ہوئے بلا حصول غلہ نہایت مایوسی سے بے نیل مرام واپس ہو جایا کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ اکثر گھروں میں غلہ نہ ملنے سے فاقے کرا کے گذرنے لگ گئے تھے۔

چنانچہ عوام کے اس جگر خراش منظر کو دیکھتے ہوئے میونسپل کارپوریشن نے راشن بندی کی جانب سرکار عظمت مدار کی توجہ مبذول کرائی تھی پر ناواقفی کے سبب سے عوام میں بے چینی پھیل گئی اور انہوں نے صدائے احتجاج بلند کی۔ چنانچہ مختلف جلسے کئے گئے۔ قراردادیں منظور ہوئیں اور حکام کے پاس وفود روانہ کئے گئے۔ سرکار عظمت مدار نے اس پر بعد غور وخوض کے جب حالات کو درست ہوتے نہ پایا تو راشن بندی کے لئے حلقہ واری مردم شماری کی گئی اور اس کے تناسب سے ایک ایک کارڈ راشن بندی کا ہر سرپرست خاندان کے نام اجرا کیا گیا اور ان کارڈوں کو دو حصوں میں تقسیم کرکے خانہ پری کی گئی۔ اور ان کے اندراجات کی تفصیل یہ تھی۔ چنانچہ ایک حصہ میں نام سرپرست خاندان۔ نمبر مکان۔ محلہ۔ تعداد افراد خاندان۔ مقدار غلہ منظورہ۔ بحساب فی کس جوان شخص کے لئے (۱) یونٹ اور بچہ کے لئے نصف یونٹ وغیرہ۔

دوسرے حصہ میں سال تمام کا جدول اور نام و پتہ دکاندار جس کے پاس سے حامل کارڈ کو غلہ حاصل کرنے کا مجاز نہیں ہو سکتا۔ اور غلہ حاصل کنندہ کی دستخط۔ چنانچہ کارڈ کا پہلا حصہ دوکاندار اپنے رجسٹر میں منسلک کرکے دوسرے حصہ پر اپنی دستخط ثبت کرکے خریدار کے تفویض کرتا ہے۔ حصول غلہ کے لئے ہر شخص کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ حسب صوابدید یومیہ یا ہفت واری غلہ خرید کیا کرے۔ چنانچہ اس انتظام سے عوام کو یہ سہولت پیدا ہو گئی کہ وہ اپنا غلہ بہ اطمینان بآسانی دوسرے اوقات فرصت حاصل کریں اور جو ہجوم ہر دوکان کے سامنے ہوا کرتا تھا وہ چھٹ گیا اور عوام کو فاقہ کی مصیبت اور دھوپ کی تپش سے نجات مل گئی۔

اس انتظام سے عوام کو روحانی وجسمانی تکالیف و پریشانی سے ہی نجات نہیں ملی بلکہ غلہ کی بچت مقابلۃً ملک کثیر ہو گئی وہ اس طرح کہ سابق میں شہر مدراس میں فروخت کے لئے (۱۲) ہزار ٹن غلہ فراہم کئے جانے کے باوجود قلت محسوس ہوتی تھا۔ مگر راشن بندی کے بعد سے غلہ بجائے (۱۲) ہزار ٹن کے صرف (۱۰) ہزار ٹن نہایت آسانی کے ساتھ منتقل ہونے لگا اور چور بازار کا وجود بھی مفقود ہو گیا۔ نیز متمول لوگوں نے جنھوں اس خوف وہراس سے کہ کہیں غلہ کی قلت نہ ہو جائے غیر مطمئن ہو کر غلہ ضرورت سے زیادہ جمع کرنے کے طریقہ کار کو یک لخت بند کر دیا اور دوسرے الفاظ میں خفیہ ذخیرہ بندی تیزی کے ساتھ بند ہو گئی۔

خاتمہ پر میں مذکورہ فوائد راشن بندی کا عملی ثبوت پیش کرنے کے بعد بلا خوف تردید عرض کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ اگر باشندگان دکن اس پر عمل پیرا ہوں تو وہ ان تمام مشکلات پر جو قلت غذا کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہیں عبور حاصل کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اطمینان کی زندگی بھی بسر کر سکتے ہیں۔

شہر مدراس کی راشن بندی کی کامیابی کا راز صرف اسی واقعہ میں پوشیدہ ہے کہ وہاں کے حکام نے مقررہ مقدار غلہ عوام کی ضرورت کے لحاظ سے فراہم کرنے کا انتظام مکمل کر دیا ہے۔ علاوہ بریں جہاں کہیں بھی ایک ہی قسم کا غلہ کافی مقدار میں میسر نہ ہوتا ہو وہاں پر اس کی پابجائی دوسرے قسم کی اجناس سے کر دی جاتی ہے۔

جرمنوں نے کاسینو خالی کر دیا

اٹلی میں خط ہٹلر کی جنگ

لندن ۱۸ مئی۔ جرمنوں نے کاسینو کے تخلیہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اٹلی میں کاسینو کا ایک بہت ہی مضبوط مورچہ تھا جس پر اتحادیوں کے حملے کئی مہینوں سے جاری نہیں رہے تھے۔ جرمنوں نے حسب معمول اب بھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ تخلیہ پہلے سے تیار کئے ہوئے منصوبے کے مطابق خط جنگ کو چھوٹا کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ دشمن کی اس اطلاع کی اتحادی ذرائع سے کوئی توثیق نہیں ہوئی ہے۔ لیکن کل رات یہ پتہ چلا تھا کہ کاسینو سے نکلنے کے لئے جرمنوں کے آخری راستہ پر جو شاہراہ نمبر ۶ کہلاتا ہے آتشباری کی جا رہی ہے اور آٹھویں فوج کے برطانوی دستوں نے اس پر ایک بڑا حملہ شروع کر دیا ہے۔

اٹلی میں جنرل الکزانڈر کے صدر دفتر کے آج کے اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ خط گستاف کی جنگ ختم اور خط ہٹلر کی جنگ شروع ہو رہی ہے اور اتحادی سپاہ اس خط کے کئی مقامات پر دشمن سے ٹکرا رہی ہے۔

کاسینو کے شمال میں پولستانی دستوں نے اپنا حملہ شروع کر دیا ہے اور ایک اہم پہاڑی پر شدید جنگ آغاز ہوئی۔

اعلامیہ میں کاسینو پر قبضہ کا ذکر نہیں ہے۔ اتحادی نامہ نگاروں کا بیان ہے کہ اٹلی میں بہت سے فوجی محض اس لئے ہیں جو بڑی تیزی سے جاری ہو گئے ہیں

بقیہ صفحہ (۱۰)

کلامِ اقبال کی دقتیں

اور ان کی تشریح کی ضرورت

از

جناب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب ایم اے ڈی لٹ لیکچرار یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور

اقبال کے سرچشمہ ہائے فیض

علامہ اقبال نے جن مآخذ سے فائدہ اٹھایا ہے، ان کی فہرست طویل ہے، ان مآخذ میں کلام اللہ اور سنت رسول ؐ کے علاوہ بہت سے قدیم و جدید اسلامی و مغربی مفکرین کی کتابیں بھی شامل ہیں، مگر اس وسیع استفادہ کے باوجود یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اقبال نے اپنی حکمت کی اساس اسلام کے عقائد اصولیہ اور حکمائے اسلام کی حکمت عالیہ پر رکھی ہے (The Development of Metaphysics in Persia) اپنی کتاب (Iqbal) نے (Persia) Background لکھتے ہوئے ایران کے تصوف کے متعلق لکھا ہے ... حقیقت یہ ہے کہ گو ان کے افکار نے یونان سے جو وابستگی تھی، اس سے ہزاروں درجہ زیادہ وابستگی اقبال کو فکر اسلامی سے تھی، انھوں نے ۱۹۲۵ء میں علوم اسلامیہ کے نصاب کے متعلق صاحبزادہ آفتاب احمد خان مرحوم کے نام جو خط لکھا تھا، اس سے ایک طرف ان کی اس محبت اور شیفتگی کا پتہ چلتا ہے، جو انہیں علوم اسلامیہ سے تھی اور دوسری طرف اس ذہنی اور مذہبی نصب العین کی تعیین ہوتی ہے، جو علامہ کے پیش نظر تھا، وہ چاہتے تھے کہ اسلامی تمدن اور موجودہ علوم کے درمیان حیات روحانی کے تسلسل کو قائم رکھا جائے اور دماغی اور ذہنی کاوش کو ایک نئی راہ کی طرف مہمیز کیا جائے، اور ایک نئے دینیات و کلام اور حکمت کی تعمیر و تشکیل میں اس کو بروئے کار لایا جائے، اس غرض کے لئے انھوں نے جن جن شعبوں کے قیام کی تجویز پیش کی ہے اور جن جن کتابوں کے نام گنائے ہیں، ان سے علامہ کی پسند و ناپسند کا بخوبی پتہ چلتا ہے، علامہ کے خیال میں ان علوم کے بغیر ملت کی روحانی ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں اور نئی نسلوں کا ذہنی اور روحانی مطمح نظر ہی متعین ہو سکتا ہے اور نہ کسی خالص اسلامی تہذیب اور نظام فکر کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے، علامہ نے اپنی زندگی میں اسی نصب العین کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کی، ان کے افکار اور کلام میں علوم اسلامیہ کا بہترین خلاصہ موجود ہے جو شاعرانہ زبان میں ہونے کی وجہ سے اگرچہ تخیلی اور ایمائی حیثیت رکھتا ہے، لیکن ارباب فکر ان اشارات و کنایات کو کسی قدر کوشش کے ساتھ پوری طرح پھیلا سکتے ہیں، میری رائے میں ان علوم سے ابتدائی واقفیت کے علاوہ ہمارے لئے ان حکمائے اسلام اور صوفیائے کرام کے عقائد کا جاننا بھی ضروری ہے، جن کے سرچشمۂ فیض سے فکر اقبال سیراب ہوتا رہا۔

رومی

ان میں سب سے پہلا نام مولانا روم کا ہے، فکر اقبال کے مآخذ میں رومی کو سنگ بنیاد کی حیثیت حاصل ہے، اقبال رومی کو اپنا ہادی اور پیشوا خیال کرتے ہیں اور بار بار اعلان کرتے ہیں کہ میرے پیکر کی شراب دراصل پیر روم کے خمستان کی حاصل کردہ ہے، اقبال زندگی کے اسرار کی نقاب کشائی کرتے ہیں، مگر اس انکشافات کا سہرا اپنے مرشد رومی کے سر باندھتے ہیں، یہی رومی جاوید نامہ کے زندہ رود کے لئے خضر راہ بنتے اور اُسے آسمانی دنیا کی طلسمانی فضا کی سیر کراتے ہیں، اور جب حکیم مشرق زندگی کے کام کی تکمیل کر چکنے کے بعد اقوام شرق کو آخری پیغام دیتا ہے تو اس وقت اسی حکیم کی روح نمائے سروش بن کر مژدۂ انقلاب لاتی ہے، یہ مولانا جلال الدین الرومی ہی ہیں جو اقبال کی نظر میں حکیم بھی، مجدد بھی ہیں اور مصلح بھی، شاعر بھی ہیں اور ساحر بھی، ولی بھی ہیں اور مجذوب بھی، طریقت کے دشوار گذار راستوں کے راہ بر بھی ہیں، اور حقیقت کے مرحلوں کے ہادی بھی، شریعت کے غوامض کے عقدہ کشا بھی ہیں، اور حکمت کے حقائق کے شناور بھی، غرض اقبال کے نزدیک ہماری موجودہ کرم خوردہ ملت کے تمام روحانی اور ذہنی امراض کو شفا بخشنے والا رومی ہے، جن کی تعلیمات کو اقبال نے اپنے افکار میں دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی ہے، اور استغراق اس درجہ ہے کہ اقبال اپنے آپ کو مثیل رومی قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک عہد قدیم میں رومی ملت کے لئے پیغام حیات لائے تھے اور اس پر آشوب دور حاضر میں وہ خود اس کے مبلغ اور داعی ہیں۔

اقبال کے نزدیک رومی کی زندگی اور ان کی حکمت کو جو اہمیت حاصل ہے، اس کے پیش نظر فکر رومی کی تدوین اور تشریح کرنا ہمارے لئے حد درجہ ضروری ہے، تاکہ اقبال کا مطالعہ کرنے والوں کو رومی کی عظمت کا احساس ہو سکے، رومی کے فلسفے کی ممتاز خصوصیات سے دنیا کو روشناس کرایا جائے، اُن کے امتیازات اور دور جدید پر اس کے اثرات دکھانے کی کوشش کریں، اس سلسلے میں سب سے پہلے رومی کے ان اشعار کی تشریح کی ضرورت ہے جو علامہ کی تصنیفات میں بڑی کثرت کے ساتھ آتے ہیں، تاکہ علامہ کے خیال کا سیاق و سباق سمجھ میں آسکے، مبتدیوں کے لئے اگرچہ اتنا ہی کافی ہے، لیکن اہل علم کا کام اس پر ختم نہیں ہو جاتا، اس سے رومی کے عمیق معانی کی وسیع شاہراہیں ہمارے سامنے کھلتی ہیں جو مطالعہ اقبال کی نہایات ضروری ہے، خود علامہ نے بار بار ہمیں فکر رومی کی گہرائیوں میں ڈوب جانے کی ترغیب دی ہے۔

گسستہ تار ہے تیری خودی کا ساز ابھی
کہ تو ہے نغمۂ رومی سے بے نیاز ابھی

اب تک جس قدر مضامین لکھے جا چکے ہیں، ان میں اقبال اور رومی کے مشترک خیالات پر بہت کم روشنی ڈالی گئی ہے، جہاں تک مجھے معلوم ہے شاید ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ہی ایک ایسے شخص ہیں جنھوں نے مستقل مضمون رومی، نطشے اور اقبال میں واضح طور پر ان خاص تصورات کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جو اقبال نے رومی سے اخذ کئے ہیں، اسی طرح چند اور حضرات نے بھی اشارۃً اور ضمناً اس بنیادی مسئلے کی طرف توجہ کی ہے لیکن اس اہم اور عالی شان بحث کے متعلق یہ اختصار بالکل ناکافی ہے، کیونکہ فکر رومی کی تجدید و ترویج ہی علامہ اقبال کے مقاصد زندگی میں تھی، ایسی حالت میں کیا شارحین اقبال کا سب سے ضروری فریضہ نہیں کہ وہ فکر اقبال کے طالبین کو حکمت رومی کے امتیازات سے روشناس کریں تاکہ وہ اس کی روشنی میں علامہ اقبال کے افکار سے پوری طرح آگاہ ہو سکیں، مشرق میں مولانائے روم کی مثنوی کو ابتدا سے اس قدر تقدس حاصل رہا ہے کہ عقیدت مندوں نے اسے قرآن در زبان پہلوی کا خطاب دے کر آنکھوں اور دلوں میں جگہ دی، ایران، ترکی، عرب اور ہندوستان میں مثنوی کی بیسیوں شرحیں لکھی گئیں، علی الخصوص ہندوستان میں مطالعہ رومی کی طرف جتنی توجہ ہوئی، اس کے مقابلہ میں شاید ہی کسی اور کتاب کو پیش کیا جا سکے، عبداللطیف عباسی کی لطائف المعنوی، نواب محمد افضل خان خاکسار کی شرح، ملا ابوب پیرسالار پوری، ملا سید محمد عابد اور مولانا محمد افضل الہ آبادی کی شرحیں اور بالآخر طاہر الاسلام کی تفسیر مثنوی آن چند ممتاز شرحوں میں سے ہیں جو مثنوی رومی کے مطالعہ کے سلسلہ میں تحریر میں آئیں، مثنوی رومی کے مطالعہ کی طرف سب سے زیادہ توجہ ہندوستان میں اورنگزیب عالمگیر کے زمانے میں ہوئی، نواب عاقل خان رازی میر عسکری کو اسرار مثنوی کے حل کرنے میں خاص مہارت حاصل تھی، اس اہم کے زیر اثر مطالعہ رومی کے شوق و ذوق کو بڑی ترقی ہوئی، عہد عالمگیری جیسا کہ باخبر حضرات سے پوشیدہ نہیں، شدید سیاسی کشمکش کا زمانہ تھا جس میں ہندوستانیوں کے طمانیت شورش اور روحانی آشوب کی مخالفتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی نہ کسی راہ کی جستجو میں تھے، ہیجان و اضطراب کے ان ایام میں بھی مطالعہ رومی ہی وہ تریاق تھا جس کے استعمال سے عہد عالمگیری کے لوگ اطمینان قلب حاصل کرتے تھے۔

پس علامہ اقبال نے ارشاد و ہدایت کے لئے

…برگزیدہ ہستی کو منتخب کیا ہے، وہ اس امر کا بھی استحقاق
…تی ہے کہ عالم انسانیت آفات و فتن کے اس منجدھار
…ی اس کے تجویز کردہ نسخۂ شفا سے اپنے روحانی عوارض
…علاج کرے۔ موجودہ دور اپنے نتائج کے اعتبار سے ملت
…لامیہ اور مسلمانوں کے حق میں تاریخی دور سے کسی طرح کم
…یں ہیں کی دشواریوں اور پیچ در پیچ مشکلات سے عہدہ
…برآ ہونے کے لئے علامہ اقبال کے مرشد رومی کے دامن سے
…وابستہ ہونے کی ضرورت محسوس کی۔ رومی کی حکمت معقولیت کی
…ی ہے اور دبستان دل کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اگر
…رومی کے صفحات میں تجاذب اجسام اور تجزیہ و انتقال
…ے وقیق سائنٹفک مسائل بھی ملتے ہیں۔ لیکن اہل کشف
…کی بارگاہ میں ان امور کی حقیقت اس کا علم کوئی خاص
…نہیں رکھتا۔ رومی کا سب سے بڑا اتہام عشق ہے۔ عاجب
…پیدا کرتا ہے۔ اور دور حاضر کے لئے سب سے زیادہ
…کی ضرورت ہے۔

…رومی کے متعلق بہت کچھ کہہ چکا اس سے زیادہ
…بحث کو طول دینے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ آخر میں
…اس بات کا اعادہ کروں گا کہ اقبال کو سمجھنے کے لئے سب
…پہلے رومی کو نہ صرف سمجھنا چاہئے بلکہ اس کو حقیقی علم
…چاہئے۔ اور حکمت رومی کے ایسے دبستان قائم کرنے
…ہیں جن میں اسلامی حکمت و تصوف کے ماہرین فکر رومی
…کی ترویج و اشاعت کی خدمت کریں اور جو کچھ اس تلاش و جستجو
…حاصل ہو اسے دنیا کے سامنے پیش کریں۔

سنائی اور عطار

اقبال نے عطار اور سنائی سے بھی استفادہ
…ہے۔ سنائی سے زیادہ اور عطار سے کم بال جبریل
…وہ قطعہ آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔ جو حکیم سنائی غزنوی
…مزار پر لکھا گیا تھا۔ اور جو حکیم علیہ الرحمۃ کے ایک قصیدہ
…جواب میں ہے۔ اس قطعہ میں کتنا جوش، کتنا سرور اور کتنا
…سوز ہے۔ ہر ہر شعر سے جذبات کے طوفان امنڈ رہے ہیں۔
…معلوم ہوتا ہے کہ شاعر مشرق جب حکیم سنائی کے مزار
…پہنچا ہے تو سنائی کی عظمت اس کے سینے میں پنہاں ہو
…گئی ہے اور رومی کا یہ مصرع بے ساختہ اس کی زبان پر جاری
…ہو جاتا ہے کہ

ع　ما از پے سنائی و عطار آمدیم

مسافر میں بھی وہ نظم موجود ہے جس میں حکیم موصوف
…سے استفسار کرتے ہیں۔

حکیم سنائی سے علامہ اقبال کی عقیدت کی ایک
…اس وجہ یہ بھی ہے کہ حکیم علیہ الرحمۃ بھی سلسلہ رومی سے
…نسبت رکھتے ہیں۔ وہ بزرگ ہیں جن سے کسب فیض کا رومی
…خود اعتراف ہے بلکہ ان کے ہم سلسلہ ہونے پہ فخر کرتے
…ہیں۔ حکیم سنائی کی زندگی کے واقعات نفحات الانس
…میں تفصیل موجود ہیں۔ جن سے حکیم علیہ الرحمۃ کے
…صاحب عرفان ہونے کا پورا پورا پتہ چلتا ہے۔ ان کی کتابیں
…حدیقہ اور طریقہ تحقیق فارسی کی صوفیانہ شاعری کے
…سنائی…　اور بنیادی کتابوں کا درجہ

رکھتی ہیں۔ مولوی شیخ وفا، اور مولانا روم ان سے بے حد
متاثر ہوئے۔ ایسے بزرگ جن کی سابق روایت
کے سلسلہ میں اس کا پورا علم ہے کہ علامہ اقبال کو خود یہ
اور اس کی شہرتوں سے استفادہ کیا کرتے تھے۔ بلکہ ان
کا ارشاد تھا کہ حدیقہ کی تعلیم کو ہمارے نظام تربیت
میں خاص جگہ ملنی چاہئے۔

حدیقہ کیا ہے؟ اس میں کیا خاص اہم علمی دلچسپی
مسائل زیر بحث آئے ہیں؟ اور وہ کون سے نکات ہیں جو
جدید علوم کی توضیح کے بعد حقیقت کے ذریعہ زیادہ روشن اور
واضح ہو سکتے ہیں؟ علامہ اقبال کو سنائی سے کیوں اس
قدر دلچسپی تھی؟ یہ وہ باتیں ہیں جن کا جاننا محب اقبال
کے لئے ضروری ہے۔

سنائی کی طرح علامہ کو عطار سے بھی دلچسپی ہے
لیکن بہت زیادہ نہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ عطار
کی تصانیف بے شمار ہیں اور کسی مکتب خیر و نجیب شہر
لائبریری کی تحویلات عطار کا جو قدیم نسخہ ہے اس
میں ان کی کم و بیش تصانیف نظم موجود ہیں۔ اس نسخہ کی
ضخامت سات سو صفحات کے قریب ہے۔ مزید یہ کہ
بہت سی مثنویاں عطار کی طرف غلط طور پر منسوب ہیں
اس کے علاوہ یہ سبب بھی ہے کہ سنائی اور عطار دونوں
رومی کے سلسلہ اساتذہ میں ہیں۔ اور ان کے خیالات
کا بیشتر حصہ رومی نے اپنی مثنوی میں لے لیا ہے۔

تاہم عطار چونکہ اقبال کے اساتذہ و معانی
میں سے ہیں۔ اس لئے ان کی سوانح حیات، تصانیف
اور افکار سے واقفیت ہونا خالی از فائدہ نہیں۔

سعد الدین محمود شبستری

زبور عجم کا "گلشن راز جدید" شبستری
کے گلشن راز کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ شیخ شبستری
تاریخ انقلاب کے زمانہ کے بزرگ ہیں۔ اس دور میں
خاک ایران نے جو بلند پایہ ہستیاں پیدا کیں۔ ان میں
سے ایک صاحب گلشن راز بھی ہیں۔ گلشن راز تصوف
کی دقیق کتابوں میں سے ہے۔ علامہ نے اس کا بڑا گہرا
مطالعہ کیا ہے۔ پھر اس کے پیغام کو نئے لباس میں ملبوس
کرتے ہوئے گلشن راز جدید کی صورت میں ہمارے سامنے
پیش کیا ہے۔

اقبال اور شبستری کے نظریے مقامات اتصال
کیا ہیں؟ اور وجوہ اختلافات کون سے ہیں؟ اقبال اور
شبستری دونوں کا نقطۂ نظر کیا ہے؟ ایران میں سے ہر ایک
کس نئے انقلاب کا داعی ہے؟ ان سب سوالات کا جواب
مطالعۂ اقبال کے سلسلے میں ضروری ہے۔ میں نے اپنے
ایک مضمون میں اقبال اور شعرائے فارسی میں ان سوالات
کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مجھے اعتراف
ہے کہ میں گلشن راز کے بہت سے مسائل سمجھنے سے قاصر
رہا۔

میں نے اس مضمون میں اختصار کے ساتھ اقبال
کے اسلامی اساتذہ کا ذکر کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہ بحث

اس وجہ وسیع اور پیچیدہ مسائل ہے کہ اس مختصر سے مضمون
میں اس کے مبادیات کا بھی تذکرہ نہیں ہو سکتا۔ تاہم اس
سے اتنا واضح ہو گیا ہو گا کہ حکمت اقبال کے اجزائے ترکیبی
میں مسلمان صوفیوں اور حکماء کی حکمت کو بنیادی حیثیت
حاصل ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے دور کے حکیم اور شاعر
اقبال کی حکمت کا صحیح تجزیہ کریں تو ہمیں علوم اسلامیہ
خاص کر اس میدان فکر کی سیر کرنی چاہئے جس کے گلہائے رنگا رنگ
سے گلشن اقبال کو رونق حاصل ہوئی۔

حکمائے مشرق کی طرح اقبال نے حکمائے مغرب
سے بھی بے حد استفادہ کیا ہے۔ مطالعۂ اقبال کے اس پہلو سے
متعلق بہت کچھ کام ہو چکا ہے لیکن ابھی وہ ناکافی ہے۔ اس کے
لئے فلسفۂ جدید سے گہری واقفیت اور بعض بڑے بڑے
فلسفیوں کے خصوصی اور نمایاں پہلوؤں سے واقفیت بھی
ضروری ہے۔ مثلاً نطشے، برگساں، ہیگل، کانٹ، ایکارٹ،
ہیگ، مگرٹ وغیرہ۔

امید ہے کہ ارباب دانش اقبال کے بنیادی مطالعۂ اقبال کی
تسہیل و تشریح کے لئے کوئی موثر اقدام کریں گے۔

روٹی کے ٹکٹ

راشن کے گیہوں کے معاوضہ میں روٹی کا
ٹکٹ راشن بندی کی ہر دوکان سے طلب
کیا جا سکتا ہے۔ ایک سیر روٹی کے معاوضہ میں
۱۳ چھٹانک گیہوں راشن کارڈ سے وضع کئے جائیں گے۔
روٹی کے ٹکٹ پر امور ذیل درج ہوں گے۔

(۱) روٹی کی مقدار جو ٹکٹ گیرندہ خرید سکتا ہے

(۲) راشن کارڈ یا اجازت نامہ کا نمبر جس
کی بنا پر ٹکٹ جاری کیا گیا ہے۔

(۳) وہ ہفتہ جس میں ٹکٹ کام آسکے گا۔
دوکاندار اصل ٹکٹ اپنے پاس رکھے گا اور مثنی
کارڈ گیرندہ کو دے گا جس کو اجازت یافتہ
نان بائی کے حوالہ کر کے روٹی حاصل کی جا سکتی
ہے۔

روٹی کا ٹکٹ خمیری روٹی۔ ڈبل روٹی۔
کلچے۔ خمیری روٹی۔ تنوری روٹی وغیرہ
کے لئے کام آسکتا ہے۔

اِعلان

محکمۂ صدر ناظم و معتمد سرکار عالی صیغۂ رسد

نشان (۲۰۰) واقع ۲۰ خورداد ۱۳۵۲ف

بہ نفاذ ان اختیارات کے جو تحت اعلان محکمۂ رسد نشان (۱۲۲) مورخہ ۲۰ اردی بہشت ۱۳۵۲ف مجھے حاصل ہیں بمقدمہ ہذا حسب ذیل حکم دیتا ہوں۔

۱۔ حکم ہذا کے جریدہ میں شائع ہونے کی تاریخ سے بلدہ حیدرآباد میں کوئی شخص مجاز نہ ہوگا کہ اجناس مندرجہ ذیل کو بقدر خوردہ یا چلر اس قیمت سے زائد قیمت پر فروخت کرے یا خریدے جو ان کے مقابل درج ہے۔

نام جنس	انتہائی قیمت تھوک فروشی فی پلہ (۱۲۰) سیر	انتہائی قیمت چلر فروشی فی پلہ (۱۲۰) سیر
سفید جوار	۲۵ روپیہ	۲۶ روپیہ
باجرہ	۲۶ روپیہ	۲۷ روپیہ
پیلی یا لال (جوار یا گہوں) یا مکئی	۲۳ روپیہ	۲۵ روپیہ
پیلی جوار	۲۳ روپیہ ۸ آنہ	۲۴ روپیہ ۸ آنہ
مونگ چنا، ساوان اور دیگر مجھوٹے دانے والے اجناس	۲۳ روپیہ	۲۴ روپیہ
موٹا چاول	۳۳ روپیہ ۸ آنہ	۳۶ روپیہ
کھچڑی چاول	۴۲ روپیہ ۴ آنہ	۴۳ روپیہ ۱۲ آنہ

۲۔ کوئی تھوک فروش یا چلر فروش جس کے پاس اجناس خوردنی موجود ہوں مجاز نہ ہوگا کہ کسی خریدار کو جو بہ اداءِ قیمت مقررہ حکم ہذا خریدنا چاہے فروخت کرنے سے انکار کرے۔

۳۔ اگر کوئی شخص حکم ہذا کے خلاف اجناس خوردنی فروخت کرے یا خریدے تو اس کو قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین سال تک ہوسکے گی یا اس پر جرمانہ ہوسکے گا یا ہر دو سزائیں دی جاسکیں گی۔ اور ایسی سزا کو متاثر کئے بغیر عدالت سماعت کنندہ خلاف ورزی پر لازم ہوگا کہ ان اجناس خوردنی کو جن کے متعلق اس کو اطمینان ہو کہ حکم ہذا کی خلاف ورزی ہوئی ہے بحق سرکار عالی ضبط کرنے جانے کا حکم دے بجز اس کے کہ خاص وجوہات کی بناء پر جو ضبط تحریر میں لائے جائیں گے وہ اس کے خلاف قرار دے فقط

شرح دستخط

بجانب صدر ناظم و معتمد رسد

جرمنوں نے کاسینو خالی کردیا

اٹلی پر خط ہٹلر کی جنگ

(بقیہ سلسلہ صفحہ (۲))

افسران کی آتنی تعریف نہیں ہوتی جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔ لیکن یہ لڑنے کے ہر وقت لڑائی کے بالکل درمیان میں موجود رہتے ہیں۔

جنرل الگزانڈر کے صدر دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ فرانسیسیوں نے خط ہٹلر کی ایک چوکی اسپیرا پر قبضہ کرلیا ہے اور ساحلی منطقہ میں امریکی دستے فورمیا پر دار کر رہے ہیں۔

ساحل پر اتحادی جنگی جہاز پانچویں فوج کے محاذ کے پیچھے جرمنوں کے لئے آفت برپا کئے ہوئے ہیں۔ منگل کو انہوں نے جرمن توپوں اور فوجوں پر متعدد دفعہ گولہ باری کی اور اگرچہ دشمن نے شدید اور پہلے سے زیادہ تیز آتشباری کی لیکن ہمارے جہازوں کو جان یا مال کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اتحادی گشتی جہازوں نے پچھلے چھ دنوں میں دشمن کے موریچوں پر تین ہزار گولے برسائے۔

اتحادی طیاروں نے اٹلی کے دونوں طرف کے نشانوں پر حملے کئے۔ بحیرۂ روم کے اتحادی ہوائی جہاز ڈیڑھ ہزار سے زائد پروازیں کیں۔ اور اس کے مقابلے علاقۂ جنگ پر صرف ایک جرمن طیارہ نظر آیا۔ ہمارے پندرہ طیارے ضائع ہوئے اور جتنے دشمن کا ایک طیارہ گرا لیا۔ اٹلی میں اتحادیوں کے نئے دھاوے کی ابتداء سے اب تک ساڑھے چار ہزار سے زیادہ قیدی گرفتار کئے جاچکے ہیں اور تعداد برابر بڑھتی جارہی ہے۔ پوری لڑائی میں ابھی تک بیس ہزار سے زائد قیدی گرفتار کئے جاچکے ہیں۔

اتحادی نجومی کی پیشین گوئی

شہر برلن پر شاہی ہوائیہ کی پرواز کا ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ جب آسمان پر دھوئیں کے ستون اور شعلوں کی لپٹیں نظر آئیں تو وہاں کے ہزاروں لا علاج رجائیت پسند بارکوں کی جدید ترین پیشین گوئی کے پرچوں پر ٹوٹ پڑے جو طیاروں کے ذریعہ شہر پر گرائے گئے تھے۔ ان پرچوں میں حسب ذیل اندراجات تھے۔

انقلاب فرانس کا آغاز ۱۷۸۹ء

انقلاب جرمنی کی ابتداء ۱۹۱۸ء

فرق (۱۲۹) سال

نپولین شہنشاہ دنیا ۱۸۰۴ء ۲

۳ ہٹلر چانسلر بنا ۱۹۳۳ء

فرق (۱۲۹) سال

نپولین نے روس پر حملہ کیا ۱۸۱۲ء

ہٹلر نے روس پر حملہ کیا ۱۹۴۱ء

فرق (۱۲۹) سال

نپولین کا زوال ۱۸۱۵ء ۴

ہٹلر کا زوال ۱۹۴۴ء

فرق (۱۲۹) سال

اشتہار

مرتبہ عدالت دیوانی ضلعی سیر تعلقہ ضلع بیجاپور

پیشگاہ باجلاس منصف گوشہ راوبی لے ایل بی

شعبہ سپیلو

جگا رسیدہ ولد موتی لال قوم مارواڑی عمرہ سال پیشہ زراعت ساکن بالوری بنام

ماہی بائی وغیرہ

دعوے :- بازیافت قبضہ مکان

بنام بنکٹ لال ولد نے رام قوم مارواڑی پیشہ بیوپاری ساکن گلبرگہ مدعا علیہ۔

ہرگاہ تمہارے نام مدعی نے دعوے بازیافت مکان واقع تاریخ متعلقہ عدالت ہذا میں دائر کیا ہے اس کے متعلق تم کو متعدد مرتبہ سمن اجراء کئے گئے لیکن تم حاضر نہیں ہوئے آپ ذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس دعوی کی پیشی در ادار روز مقرر ہے اس پیشی پر تم حاضر ہو کر جواب دہی کرو ورنہ بصورت غیر حاضری حسب ضابطہ کارروائی کی جائے گی پھر کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

شرح دستخط

سررشتہ دار

دستخط منصف دار

اخبار مملکت کا مطالعہ کیجیے

اِعلان محکمۂ رسد

غلہ کے تاجروں اور کاشتکاروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ جوار چاول دھان۔ باجرہ یا گیہوں تعلقدار صاحبان اضلاع متعلقہ کی اجازت کے بغیر ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو منتقل نہیں کرسکتے

گاندھی جی کی رہائی پر ہندوستانی

جرائد کا تبصرہ

بقیہ سلسلہ صفحہ (۳)

اس معاملے میں مسلم لیگ کی رائے معلوم نہیں کیونکہ ابھی تک لیگی لیڈر خاموش ہیں لیکن لیگی اخبار ڈان نے کافی تلخ الفاظ استعمال کئے ہیں وہ لکھتا ہے کہ اگر گاندھی جی اس پر اڑے رہے کہ کانگریس ہی ملک کی واحد نمائندہ ہے اور مسلم لیگ کے پس پشت برطانوی حکومت سے سمجھوتہ کرنے کا حق حاصل ہے تو ہمیں پھر ناکامیوں اور شکستوں سے دوچار ہونا پڑے گا لیکن اس تحریک کے آزادی کا کافی امید افزا ہیں۔ کانگریس کی تجویزوں نے گاندھی جی کو گفت و شنید اور سمجھوتہ کرنے کا پورا اختیار دیدیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ اچھے ہونے کے بعد سیاسی تعطل دور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اگر یہ دیوار پار کرلی گئی تو دوسری دیواریں بہت جلد گر جائیں گی۔

لیگی خیال کے اردو اخبارات کا رویہ تو ان سے بہتر ہے انھوں نے مسلم عوام کی رائے کا اظہار بہتر طریقے سے کیا ہے۔ تمام اخباروں کے تبصرے ابھی تک موصول نہیں ہوئے ہیں لیکن بمبئی کے لیگی اخبارات کے تبصروں سے کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ "انقلاب" گاندھی جی کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ گاندھی جی نے یہ محسوس کر لیا ہوگا کہ جب تک ہندو اور مسلمان متحد نہیں ہوں گے اس وقت تک ملک آزاد نہیں ہوگا۔ لیکن مسلمان صرف اسی وقت تعاون کریں گے جب انہیں یقین ہو کہ ان کو حق خود اختیاری محفوظ ہے۔ بالفاظ دیگر گاندھی جی کو پاکستان کا اصول تسلیم کر لینا چاہئے۔ اس سے ہندوستان کی صورت حال بالکل بدل جائے گی اور ہندوستان اتحاد کی بنیاد پر آزادی حاصل کرے گا۔

خلافت کا تبصرہ اور بھی بہتر ہے۔ گاندھی جی کی نظر بندی بالانصاف کے خلاف تھی اور انھیں رہا کر کے حکومت نے اپنی غلطی کا تدارک کیا ہے۔ خلافت نے گاندھی جی سے اپیل کی ہے کہ وہ حقائق کی روشنی میں ہندوستان کے حالات کا مطالعہ کریں اور انھیں حل کریں۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت دوسرے لیڈروں کو بھی رہا کر دے گی اگر دنیا کو بتانا ہے کہ ہندوستان سے تعلق قائم رکھنے کا ارادہ نہیں ہے تو گاندھی جی کو ان کانگریسیوں کی رو سے جو جماعت باہر ہیں کام کرنا چاہئے۔ گاندھی جی کا فرض ہے کہ وہ دوسری جماعتوں کو نظر انداز کر کے حکومت سے سمجھوتہ کرنے کی بجائے بلکہ وہ دوسری جماعتوں سے اتحاد کریں۔ کانگریس کے بعد مسلم لیگ کی طاقت ہے اور مسلم لیگ کو ساتھ لئے بغیر کانگریس آگے نہیں بڑھ سکتی۔ ہمیں اچھے ہونے کے بعد

گاندھی جی کا پہلا فرض یہ ہے کہ لیگ سے سمجھوتہ کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس اتحاد کے بعد حکومت اپنا موجودہ رویہ بدل دینے پر مجبور ہو جائے گی۔"

معیوضاتی وزرائے اعظم کی کانفرنس

لندن۔ ۱۰ مئی۔ آج لندن کے اخباروں میں دولت عامہ کے وزرائے اعظم کے اعلان کو نمایاں جگہ دی گئی۔ چند اخباروں میں پانچوں وزرائے اعظم کی تصویر بھی دی گئی۔ تصویر میں ان سب کو دستخط کرتے دکھایا گیا۔ یہ تمام کارروائی نمبر (۱۰) ڈاؤننگ اسٹریٹ میں ہوئی۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ پانچوں وزرائے اعظم نے منشور اوقیانوس کے بنیادی اصولوں کی دوبارہ توثیق کی ہے اور کہا ہے کہ اور ہم دوسروں کو نقصان پہنچا کر خود فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے۔ ہمارے پیش نظر تمام قوموں کی سماجی ترقی اور بہبودی ہے۔

اخبار ڈیلی ہیرالڈ کا خیال ہے کہ اس اعلان میں سب سے زیادہ اہم فقرہ وہ ہے جس میں اس بات کا وعدہ کیا گیا ہے کہ وہ ممالک جن کو دشمن پامال کیا ہے آزاد ہو کر اپنی جمہوری حکومتوں کی طرز حکومت کا فیصلہ آپ کریں گے۔ اخبار ڈیلی ہیرالڈ لکھتا ہے کہ یہ بات منشور اوقیانوس میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان سے زیادہ واضح ہے منشور اوقیانوس کی وضاحت کا مطالبہ ایک زمانہ سے ہو رہا ہے۔ اور اب اس وضاحت کو سب نے خوش آمدید کہا۔ کیونکہ چند ملکوں میں مخالف جمہوری عناصر جنگ کے بعد قیادت کی امید رکھتے ہیں۔ اخبار ڈیلی نے ایک بہت ہی اہم حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اس قسم کا واضح نامہ ہونا چاہئے کہ آئندہ اقوام کے نظام کو روکنے کے لئے ایک عالمی تنظیم قائم کی جائے جسے فوج اور پورے اختیارات دئے جائیں۔ اخبار ٹائمز نے لکھا ہے کہ وزرائے اعظم چونکہ پورے متفق نہیں ہیں اس لئے ان کی حکومتوں کی کابینہ کانفرنس کے بنائے ہوئے خاکہ پر عمل کرنے کے بارے میں فیصلہ کریں گی۔

(ٹائمز)

اشتہار

حاضری مدعی علیہم بغرض قرارداد امور تنقیح طلب بکچہری عدالت ضلع ورنگل بتاریخ ۱۰ تیر

نمبر مقدمہ (۳۶۳) سنہ ۱۳۵۳ ف

باجلاس مولوی میر احمد علی خان ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ایل ایل ایم لندن ناظم عدالت ضلع ورنگل

سید اصغر حسین مدعی بنام

دیبی پرشاد وغیرہ

(۱) دیبی پرشاد ولد چھٹے دیال قوم چھتری برہمن عمر ۵۰ سال پیشہ لنگ داری قصبہ کستری تعلقہ بیانا ضلع آگرہ صوبہ متوسط ۵ مہوسوون داسی مختار عام ساکن حیدرآباد

(۲) ہری کشن ولد دیبی پرشاد قوم چھتری برہمن عمر ۴۲ سال پیشہ تجارت ساکن کوچہ ب

بنام (۳) مہوسوان داسی ولد دیبی پرشاد قوم چھتری برہمن عمر ۳۰ سال پیشہ تجارت ساکن ... احمد آباد ...

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت تعمیل سمن کی دائر کی ہے۔ جس کی جوابدہی کے لئے تمہارے نام متعدد مرتبہ سمن اجرا کئے گئے۔ جن کی تعمیل تمہاری ذات پر نہ ہو سکی بیان معتبر جوان طلبانہ سے ظاہر ہے کہ تم بوقت تعمیل سمن موجود نہیں رہتے جس سے ظاہر ہے کہ تم تعمیل سمن سے بچنے کے لئے روپوش یا فرار ہو۔ پس اب حسب استدعا مدعی تمہاری حاضری کے لئے اشتہار اخبار میں شائع کیا جاتا ہے۔ اور تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو بتاریخ ۱۰ ماہ خورداد سنہ ۱۳۵۳ ف بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً اس عدالت میں حاضر ہو کر پیروی و جوابدہی کرو۔ نیز یہ بھی واضح رہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات کو جن پر تم بنا اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ یا معرفت وکیل کے جیسا کہ اگر تم بروز مذکور حاضر نہ ہوگے۔ تو مقدمہ تمہارے غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ... سنہ ۱۳۵۳ ف میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط	شرح دستخط
مہر دار	سررشتہ دار عدالت

مطبوعہ ... پریس حیدرآباد با اہتمام سید حسن (عثمانیہ) دفتر ملکت سانچہ تپ سے شائع ہوا۔